Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم عنگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۲/۳۲ | ۱۴ صفر ۱۳۹۸ھ ۲۴ صلح ۱۳۵۷ہش ۲۴ جنوری ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

ٹانگ کے زخم کی تکلیف ابھی ہے اور ضعف بھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

میرے والد بزرگوار مکرم حاجی عبدالمجید خان صاحب کاٹھ گڑھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقریباً ایک ماہ سے لویہ مختلف عوارض بیمار چلے آرہے ہیں۔ احبابِ جماعت اُن کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

(رانا عبدالحمید خاں کاٹھ گڑھی (ڈپٹی وار مال) صدر جماعتِ احمدیہ گڑھ موڑ ضلع جھنگ)

برادرم خواجہ عبداللہ جان صاحب آف رحمت بازار ربوہ حال جڑانوالہ فالج کی بیماری کی وجہ سے بہت علیل ہیں۔ علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اسلام کی آخری جنگ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

" اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ جیتی جائے گی۔ آخری فتح اسلام کو ہوگی۔ تمام شیطانی قوتیں پسپا ہو جائیں گی۔ اسلام کا سورج تمام دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور ہر ملک میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند ہوگا دوسرے سب جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے "

یہ فتح ہم سے انتہائی جدوجہد اور قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ مخلصینِ جماعتِ احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ ہر ملک میں "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بناویں۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فسادِ عام کے وقت ہوئی اور آپ کامل اصلاح کرنے کے بعد واپس بلائے گئے

یہ دونوں پہلو اور انہیں قرآن کریم کا خود پیش کرنا ایک ایسا امر ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی

"قرآن کریم نے اپنے منجانب اللہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارہ میں صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اس دعویٰ کو نہایت مضبوط اور قوی دلیلوں کے ساتھ ثابت بھی کر دیا ہے ... پہلی دلیل جو قرآن شریف نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر پیش کی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ عقلِ سلیم ایک سچی کتاب اور ایک سچے اور منجانب اللہ رسول کے ماننے کے لئے اس بات کو نہایت بزرگ دلیل ٹھہراتی ہے کہ ان کا ظہور ایک ایسے وقت میں ہو جبکہ زمانہ تاریکی میں پڑا ہوا ور لوگوں نے توحید کی جگہ شرک اور پاکیزگی کی جگہ فسق اور انصاف کی جگہ ظلم اور علم کی جگہ جہل اختیار کر لیا ہو اور ایک مصلح کی اشد ضرورت ہو اور پھر ایسے وقت میں وہ رسول دُنیا سے رخصت ہو جبکہ وہ اصلاح کا کام عمدہ طور سے کر چکا ہو اور جب تک اس نے اصلاح نہ کی ہو دشمنوں سے محفوظ رکھا گیا ہو اور نوکروں کی طرح حکم سے آیا ہو اور حکم سے واپس گیا ہو غرضیکہ وہ ایسے وقت میں ظاہر ہو جبکہ وقت زبانِ حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہو کہ ایک آسمانی مصلح اور کتاب کا آنا ضروری ہے اور پھر ایسے وقت میں الہامی پیشگوئی کے ذریعہ سے واپس بلایا جائے کہ جب اصلاح کے پودا کو مستحکم کر چکا ہو اور ایک عظیم الشان انقلاب ظہور میں آچکا ہو۔

اب ہم بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ یہ دلیل جس طرح قرآن اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نہایت روشن چہرہ کے ساتھ جلوہ نما ہوئی ہے کسی اَور نبی اور کتاب کے حق میں ہرگز ظاہر نہیں ہوئی .... جس دلیل کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں بیان کرتے ہیں یعنی آنحضرت کا فسادِ عام کے وقت میں آنا اور کامل اصلاح کے بعد واپس بلائے جانا اور ان دونوں پہلوؤں کا قرآن شریف کا آپ پیش کرنا اور آپ دُنیا کو اس کی طرف توجہ دلانا یہ ایک ایسا امر ہے کہ .... بجز قرآن شریف کے کسی پہلی کتاب میں بھی نہیں پایا جاتا۔ قرآن شریف نے آپ یہ دلائل پیش کئے ہیں اور آپ فرما دیا ہے کہ اس کی سچائی اِن دونوں پہلوؤں پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتی ہے "

(نور القرآن)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ صلح ۱۳۵۷ ہش
۲۴ جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیوی زندگی کی دو انتہائیں اور ان سے بچنے کا طریق

جہاں تک دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سرخرو قرار پانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو افراط اور تفریط کی راہوں سے بچنے اور درمیانی راستہ اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ افراط کی ایک مثال یہ ہے کہ انسان دنیا اور اس کی زینتوں میں اس درجہ انہماک اختیار کرے کہ یکسر دنیا ہی کا ہو کر رہ جائے اور خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے اس کا کوئی تعلق اور علاقہ باقی نہ رہے اور اگر کوئی علاقہ ہو بھی تو رسمی ہونے کے باعث محض برائے نام ہو۔ اس کے بالمقابل تفریط یہ ہے کہ انسان دنیا اور اس کی ذمہ داریوں سے سرے سے کوئی علاقہ ہی نہ رکھے اور کلی طور پر تارک الدنیا ہو کر رہبانیت اختیار کر لے۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں انتہاؤں یعنی افراط اور تفریط سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ نہ تو دنیا میں حد سے زیادہ استغراق اختیار کریں اور نہ دنیا کو یکسر ترک کر کے رہبانیت کو اپنائیں بلکہ دنیا میں رہتے اور تمام دنیوی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے خدا میں ہو کر زندگی بسر کریں۔ یعنی اس طرح زندگی گزاریں کہ دین بہرحال دنیا پر مقدم رہے۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان صرف اس نیت سے دنیا کمائے اور اس میں حصہ لے کہ اُسے دینی فرائض زیادہ مستعدی اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ یہی وہ درمیانی راہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صراطِ مستقیم سے تعبیر کیا ہے اور اسے انعام یافتہ لوگوں کی راہ قرار دے کر افضال و انعامات اور فوز و فلاح کو اس کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ افراط اور تفریط کی راہوں کو اللہ تعالیٰ نے مغضوب علیہم اور ضالین کی راہ قرار دیا ہے جیسا کہ سورۃ فاتحہ کی آیات اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ سے ظاہر ہے۔

افراط و تفریط کی راہوں سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے طریق یہ بتایا ہے کہ انسان دنیا تو کمائے لیکن اس سے صرف اس حد تک استفادہ کرے کہ اس میں دینی فرائض ادا کرنے کی ہمت اور طاقت پیدا ہو سکے۔ یعنی انسان دنیا کو مقصود بالذات نہ بنائے بلکہ دنیا کمانے میں بھی اصل مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہو۔ اس طریق کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو پیش آنے والے ایک خاص واقعہ کے حوالہ سے ذہن نشین کرایا ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل کی مظلومیت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر کیا اور اس کی سرکردگی میں انہیں جالوت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے ایک امتحان رکھا اور فرمایا کہ جو لوگ اس امتحان میں پورے اُتریں گے کامیابی اور فتح انہیں ہی نصیب ہو گی اور جو اس میں پورے نہیں اُتریں گے وہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُس امتحان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوۡتُ بِالۡجُنُوۡدِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ مُبۡتَلِیۡکُمۡ بِنَہَرٍ ۚ
فَمَنۡ شَرِبَ مِنۡہُ فَلَیۡسَ مِنِّیۡ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَطۡعَمۡہُ فَاِنَّہٗ مِنِّیۡۤ
اِلَّا مَنِ اغۡتَرَفَ غُرۡفَۃًۢ بِیَدِہٖ ۚ (البقرہ آیت ۲۵۰)

ترجمہ:۔ پھر جب طالوت اپنی فوجوں کو لے کر نکلا تو اُس نے کہا کہ اللہ ایک ندی کے ذریعہ سے یقیناً تمہارا امتحان لینے والا ہے۔ پس جس نے اُس (نہر) میں سے (پیٹ بھر کر پانی) پی لیا وہ مجھ سے (وابستہ) نہیں (رہے گا) اور جس نے اسے نہ چکھا وہ یقیناً مجھ سے (وابستہ) ہو گا سوائے اُس کے جس نے اس میں سے (فقط) اپنے ہاتھوں سے ایک چلّو لے (کر پی) لیا (کہ اس پر کوئی الزام نہ ہو گا)

یہ واقعہ اور اس میں پوشیدہ سبق صرف زمانۂ قدیم کے بنی اسرائیل تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں ہر زمانہ کے مومنوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ نہر کے ایک معنی فراخی اور افراط کے بھی ہیں اور اس واقعہ کو بیان کر کے ہر زمانہ کے مومنوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ دنیا اور اس کی زینتوں اور آسائشوں میں استغراق اختیار نہ کریں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے دور ہو جائیں گے اور ان کا اپنے پیدا کرنے والے سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا ہاں اس سے کلی اجتناب اختیار کرنا بھی درست نہیں۔ اس کی اتنا استفادہ کرنے کی اجازت ہے کہ جس سے انسان کے جسمانی قویٰ کی نشوونما ہو سکے اور وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں زیادہ مستعدی اور کامیابی کے ساتھ آگے قدم بڑھا سکے۔ اسی لئے اِلَّا مَنِ اغۡتَرَفَ غُرۡفَۃًۢ بِیَدِہٖ کے استثناء کا ذکر فرمایا یعنی دُنیا اور اس کی زینتوں سے اس حد تک استفادہ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جتنا کہ بہتی ہوئی ندی میں سے چُلّو بھر پانی پی لیا جائے۔ جی بھر کر پینا یعنی دنیا اور اس کی زینتوں سے دل لگانا اور اُنہی کا ہو رہنا ہلاکت کی راہ ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا واقعہ کے اگلے حصہ سے اس کی پوری پوری وضاحت ہو جاتی ہے۔ چونکہ اُس زمانہ کے بنی اسرائیل کی اکثریت نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اس لئے ان میں جالوت کے مقابلہ کی طاقت نہ رہی اور وہ اپنے کئے پر سخت نادم ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَشَرِبُوۡا مِنۡہُ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡہُمۡ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَہٗ ہُوَ وَالَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا مَعَہٗ ۙ قَالُوۡا لَا طَاقَۃَ لَنَا الۡیَوۡمَ بِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِہٖ ؕ
قَالَ الَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوا اللّٰہِ ۙ کَمۡ مِّنۡ فِئَۃٍ قَلِیۡلَۃٍ
غَلَبَتۡ فِئَۃً کَثِیۡرَۃًۢ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝

(البقرہ آیت ۲۵۰)

ترجمہ:۔ پھر (ہوا یہ کہ) ان میں سے چند ایک کے سوا (باقی سب نے) اس میں سے پانی پی لیا۔ پھر جب وہ خود اور (نیز) وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اس ندی سے پار اُتر گئے (تو) انہوں نے کہا کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہیں (مگر) جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ وہ (ایک دن) اللہ سے ملنے والے ہیں انہوں نے کہا کہ بہت سی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آ چکی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے (پس ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں)

اس ندامت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک گئے اور حصولِ نصرتِ الٰہی کے لئے اُس سے گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر کے اُنہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازا اور وہ اپنے مخالفوں پر فتحیاب ہونے میں کامیاب رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ توبہ کے نتیجہ میں بالآخر ان کی فتحیابی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا بَرَزُوۡا لِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِہٖ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا
صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝
فَہَزَمُوۡہُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۟ۙ (البقرہ آیات ۲۵۱، ۲۵۲)

ترجمہ:۔ اور جب وہ جالوت اور اُس کی فوجوں (کے مقابلے) کے لئے نکلے تو انہوں نے کہا اے خدا ہم پر قوتِ برداشت نازل فرما اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔ پھر انہوں نے اللہ کے ارادہ کے مطابق انہیں شکست دیدی۔

بنی اسرائیل کے اس سارے واقعہ میں ہر زمانہ کے مومنوں کے لئے یہ سبق مضمر ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں میں انہماک و استغراق انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے کام کا نہیں رہنے دیتا۔ مومنوں کا فرض یہ ہے کہ وہ دنیا میں انہماک و استغراق سے دُور رہیں البتہ انہیں اس سے ایک مناسب حد تک فائدہ اُٹھانے کی اجازت ہے۔ وہ مناسب حد یہی ہے کہ اس سے اتنا ہی فائدہ اُٹھانا چاہیئے جس سے انسان زندہ رہ کر اور اپنے قویٰ کی نشوونما کر کے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں پیش قدمی جاری رکھنے میں کامیاب ہو سکے۔ جس طرح بہتی ندی میں سے ایک پیاسا مسافر چلّو بھر پانی پی کر اپنی تشنگی دُور کر لیتا ہے اور سفر جاری رکھنے کے لئے تازہ دم ہو جاتا ہے اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ وہ دنیا اور اس کی زینتوں پر فریفتہ نہ ہو بلکہ ان سے دُور بھاگے اور صرف اتنا ہی اس سے فائدہ اُٹھائے جس سے وہ خدا تعالیٰ کو راضی کر لے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے اور اس طرح اُس کی راہ میں آگے ہی آگے قدم بڑھانے کے قابل ہو سکے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے دنیوی زندگی کی دو متضاد انتہاؤں یعنی دنیا میں حد سے زیادہ استغراق اور دوسری طرف دنیا سے یکسر لاتعلقی اور کلی اجتناب سے بچ کر انسان بَین بَین کی راہ جسے صراطِ مستقیم سے تعبیر کیا گیا ہے اختیار کر سکتا ہے اور عنداللہ سرخرو قرار پا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعۂ صلیب اور جدید تحقیقات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب آف لاہور، برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ کے پچاسی ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء کو دوسرے اجلاس میں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب آف لاہور نے "واقعہ صلیب اور جدید تحقیقات" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے

انیسویں صدی کا آخری عشرہ اس لحاظ سے ایک انقلاب آفریں عہد ہے کہ اس میں — "کسر صلیب" کی بنیاد ڈالی گئی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اواخر ۱۸۹۰ء میں الہاماً بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہیں عیسائی اور مسلمان دونوں آسمان پر زندہ خیال کر رہے ہیں اور آخری زمانہ میں ان کی دوسری آمد کے منتظر ہیں۔ وہ دراصل وفات پا چکے ہیں اور ان کے آسمان پر جانے اور آج تک زندہ چلے آنے کا خیال بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے اور یہ کہ ان کی دوسری آمد کا وعدہ ایک مثیل کے ذریعہ پورا ہونا تھا اور آپ کو بتایا گیا کہ یہ مثیل مسیح خود آپ ہیں۔ چنانچہ جو الہامات اس بارے میں آپ کو ہوئے ان میں سے ایک الہام یہ تھا کہ:—

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔"

اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صلیبی موت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے بچا لیے گئے۔ وہ کہاں اور کس عمر میں فوت ہوئے۔ ان کی قبر کہاں ہے؟ ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کا انجام کیا ہوا؟

تحقیق کا یہ پہلو ۱۸۹۹ء میں مکمل ہوا آپ نے ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ایک اشتہار "الاشتہار الانصار" کے نام سے شائع فرمایا جس میں لکھتے ہیں:—

"ایک زمانہ گزر گیا کہ میرے پنجوقتہ کی دعائیں یہی ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لاویں اور اس کے رسول کو شناخت کر لیں اور تثلیث کے اعتقاد سے توبہ کریں۔ چنانچہ ان دعاؤں کا یہ اثر ہوا ہے کہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے بلکہ صلیب سے نجات پا کر اور پھر مرہم عیسیٰ سے صلیبی زخموں سے شفا حاصل کر کے نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے ...... پھر وہاں سے پنجاب میں آئے اور مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے آخر کشمیر میں گئے اور ایک سو پچیس (۱۲۵) برس کی عمر پا کر کشمیر میں ہی فوت ہوئے اور سری نگر خانیار کے محلہ کے قریب دفن کئے گئے اور میں اس تحقیقات کے متعلق ایک کتاب تالیف کر رہا ہوں جس کا نام ہے — "مسیح ہندوستان میں"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۹۲-۱۹۳)

اس عظیم الشان کتاب کے دس ابواب لکھنا تھے لیکن چار ابواب مکمل ہوئے تو حضور دوسری مہمات دینیہ میں مشغول ہو گئے۔ ابواب کی تفصیل کتاب کے دیباچہ میں موجود ہے۔

آٹھویں باب کے مندرجات کے متعلق فرمایا:—

"ہشتم۔ وہ شہادتیں جو خدا کے تازہ الہام سے ہم کو ملی ہیں۔"

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ تحقیق خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ ملفوظات میں ہے کہ:—

"یہ امر ہے جو مجھ پر کھولا گیا ہے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۳۲)

۱۹ اپریل ۱۹۰۱ء کو لاہور سے فورمن کالج امریکن مشن کے دو پادری ملنے کے لئے آئے۔ ان کے سوال کے حضور نے جواب دیئے۔

سوال کیا گیا۔ آپ کا خیال مسیح کی صلیب کی نسبت کیا ہے؟

اس کا مفصل جواب ارشاد فرمایا۔ آخری فقرہ ملاحظہ ہو:—

"مسیح کی قبر سری نگر خان یار کے محلہ میں ثابت ہو گئی ہے اور یہ وہ بات ہے جو دنیا کو ایک زلزلہ میں ڈال دے گی۔ کیونکہ اگر مسیح صلیب پر مرے تھے تو یہ قبر کہاں سے آگئی"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۸)

کتاب البریہ میں فرمایا:—

"اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو کیوں کر اور کن وسائل سے کسر صلیب کرنا چاہیئے؟ اس سوال کے جواب میں فرمایا:—

"اس کا منصب یہ ہے کہ حجج عقلیہ اور آیات سماویہ اور دعا سے اس فتنہ کو فرو کرے یہ تینوں ہتھیار خدا تعالیٰ نے اس کو دیئے ہیں...... یہ سب کچھ تدریجاً ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے سارے کام تدریجی ہیں کچھ ہماری حیات میں اور کچھ بعد میں ہو گا"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۶۵)

"راز حقیقت" میں فرمایا:—

"اگر اس تلاش کی آگ یورپ کے تمام دلوں میں بھڑک اٹھے تو جو گروہ چالیس کروڑ انسان کا انیس سو برس میں تیار ہوا ہے ممکن ہے کہ انیس ماہ کے اندر دست غیب سے ایک پلٹا کھا کر مسلمان ہو جائے۔ کیونکہ صلیبی اعتقاد کے بعد یہ ثابت ہونا کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مارے گئے بلکہ دوسرے ملکوں میں پھرتے رہے۔ یہ ایسا امر ہے کہ یکدفعہ عیسائی عقائد کو دلوں سے اڑاتا ہے اور عیسائیت کی دنیا میں انقلاب عظیم ڈالتا ہے۔ اے عزیزو! اب عیسائی مذہب کو چھوڑو کہ خدا نے حقیقت کو دکھلا دیا۔ اسلام کی روشنی میں آ جاؤ تا نجات پاؤ۔"

(راز حقیقت صفحہ ۱۷ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کو دعوت اسلام دی۔ سب سے اول قیصرۂ ہند میں دعوت اسلام کا سورج طلوع ہوا۔ ستارہ قیصریہ میں ملکہ وکٹوریہ کو خوشخبری دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:—

"بہت سے قطعی دلائل اور نہایت پختہ وجوہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا نے اس پاک نبی کو صلیب پر سے بچا لیا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ مر کر بلکہ زندہ ہی قبر میں غشی کی حالت میں داخل کئے گئے اور پھر زندہ ہی قبر سے نکلے...... اس کے علاوہ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے اور یہ امر ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ آپ یہودیوں کے ملک سے بھاگ کر نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے...... پھر کشمیر میں آئے اور ایک سو بیس (۱۲۰) برس کی عمر پا کر سری نگر میں آپ کا انتقال ہوا اور سری نگر محلہ خانیار میں آپ کا مزار ہے چنانچہ اس بارے میں۔ میں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے "مسیح ہندوستان میں" یہ ایک بڑی فتح ہے جو مجھے حاصل ہوئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ جلد تر یا کچھ دیر سے اس کا یہ نتیجہ ہو گا کہ یہ دو بزرگ قومیں عیسائیوں اور مسلمانوں کی جو مدت سے بچھڑی ہوئی ہیں۔ باہم شیر و شکر ہو جائیں گی اور بہت سے نزاعوں کو خیرباد کہہ کر محبت اور دوستی سے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائیں گی...... آسمان پر بھی یہی ارادہ قرار پایا ہے۔"

(ستارہ قیصریہ صفحہ ۱۲، ۱۳)

ان حوالوں کا حاصل یہ ہے کہ کسر صلیب کی تحقیق مستقبل کے انقلاب کا پیش خیمہ ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ ہی ایسے انکشافات منظر عام پر آنے شروع ہو گئے جن سے پتہ لگتا ہے کہ صلیبی موت کا عقیدہ کہ جس پر کفارۃ المسیح کی بنیاد ہے۔ مذہبی دنیا کی ایک عظیم تاریخی غلطی ہے۔

صحرائے سینا کے انکشافات

۱۸۵۹ء اور ۱۸۹۲ء میں دور افتادہ صحرائے سینا کی مشہور خانقاہ مقدسہ کیتھرائن سے یونانی اور سریانی زبان میں اناجیل کے نادر نسخے دستیاب ہوئے۔ ایک لمبا عرصہ ان پر تحقیق ہوتی رہی۔ ۱۹۱۱ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے یونانی نسخہ کی عکسی تصویریں لے کر اس کو کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ اس سے قبل ۱۸۹۰ء میں پوپ کی تحویل میں رکھے ہوئے نسخہ "ویٹی کن" کی عکسی تصاویر شائع ہو چکی تھیں۔

ان نسخوں سے پتہ لگا کہ اناجیل اربعہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بیانات سراسر الحاقی ہیں صرف اتنی بات درست ہے کہ وہ صلیب کے بعد حیات نو پا کر حواریوں سے جدا ہو گئے تھے مثلاً انجیل لوقا کے آخر میں ۹ عبارتیں الحاقی ثابت ہوئی ہیں۔ اور مرقس کی آخری ۱۲ آیات دوسری صدی میں بشپ آرسٹیون (ARISTON) نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر انجیل کے ساتھ شامل کر دیں (ملاحظہ ہو نسخہ آرمینیا ۹۸۹ء)

انجیل لوقا اور مرقس کے الحاقی حصوں میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ بائیبل کے نئے تراجم میں سے یہ الحاقات خارج کر دیئے گئے ہیں۔

مثلاً REVISED STANDARD VERSION ملاحظہ ہو اس میں مرقس کی آخری بارہ آیات متن سے حذف کر دی گئیں اور حاشیہ میں باریک ٹائپ میں اس نوٹ کے ساتھ دے دی گئیں کہ یہ حصہ پرانے نسخوں میں شامل نہیں۔ بعد کے نسخوں میں شامل ہے۔

اسی طرح لوقا کے آخر میں عبارات حذف کر دی گئیں۔ لوقا کے آخر میں اب صرف اتنا لکھا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ حواریوں سے جدا ہو گئے تھے۔ آسمان پر جانے کا ذکر اب نہیں ہے۔ متی اور یوحنا میں شروع ہی سے آسمان پر جانے کا واقعہ درج نہیں ہے۔ اس طرح چاروں انجیل نویسوں کی مشترکہ شہادت مل گئی کہ حضرت مسیحؑ ہجرت فرما ہوئے تھے۔ آسمان پر نہیں گئے تھے۔ اعمال الرسل کے دیباچہ میں صعود مسیح کا ذکر نسخہ بیزائی اور مصر کے نسخہ صعیدی میں نہیں ہے۔ اعمال ۹/۱ میں رفع الی السماء کا ذکر بھی بقول انسائیکلو پیڈیا روایت کا ارتقاء ہے۔

عجیب تر یہ کہ انجیل مرقس کا ایک قدیمی نسخہ کہ وہ ابجاس کی خانقاہ سے ملا ہے اس میں لکھا ہے کہ صلیبی موت سے زندہ ہو کر حضرت مسیحؑ بنفس نفیس مشرق میں چلے گئے اور ان کا پیغام ان کے شاگردوں نے مغرب میں پہنچایا۔ یہ حصہ مرقس کے اختتامیہ کے طور پر ہے۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ قرون اولیٰ میں بلاد مشرقیہ میں حضرت مسیحؑ کی ہجرت کا عقیدہ موجود ہے

کفنِ مسیحؑ

سب سے بڑا ثبوت کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے۔ وہ مقدس چادر ہے جسے "کفنِ مسیحؑ" کا نام دیا گیا۔ یہ چادر عیسائی دنیا کے پاس آج تک محفوظ ہے ۱۴ فٹ (طول ۱۴ فٹ ۳ انچ، عرض ۳ فٹ ۷ انچ) کی اس چادر میں حضرت مسیحؑ کے سراپا کی منفی تصویر بالکل اسی طرح بنی ہوئی ہے جس طرح کیمرہ کی پلیٹ پر NEGATIVE (نیگیٹو) عکس منعکس ہوتا ہے۔ چادر کے اوپر کے حصہ پر بدن کے سامنے کے حصہ کی تصویر آ گئی۔ نیچے کی نصف چادر پر عقبی حصہ کی تصویر۔ یہ منفی عکس اتنا مکمل محفوظ اور حقیقی ہے کہ دنیا کے علماء محو حیرت اور انگشت بدنداں ہیں۔ کہ یہ نقوش کیسے پیدا ہو گئے؟ صلیب کے بعد بھی زخموں سے خون بہہ کر چادر میں جذب ہوا جو کہ منہ بولتا ثبوت ہے اس امر کا کہ آپ چادر میں زندہ تھے۔ دل حرکت میں تھا۔

کم و بیش اسی سال کی تحقیق کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کوئی انسانی ہاتھ کسی شخص کے مکمل سراپا کا اتنا سچا نیگیٹو تیار نہیں کر سکتا۔ اور اس میں مصور کے برش کا کوئی نشان اور لکیر نہیں ہے

آج یہ مقدس چادر شمالی اٹلی میں ٹورین کے چرچ میں محفوظ ہے اس کفن میں دلچسپی کا آغاز ۱۸۹۸ء میں ہوا۔ جب اٹلی کا ایک وکیل کسی نہ کسی طرح کفن کا فوٹو لینے میں کامیاب ہو گیا۔ جب اس نے "گلاس پلیٹ" کو صاف کیا تو وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ پلیٹ اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچی اس نے پلیٹ میں دیکھا انسانی چہرے کے نقوش نمایاں ہیں گویا پہلی دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام کی شبیہ مبارک اور اس کے مقدس نقوش نمایاں صورت میں منظر عام پر آنے کے لئے ابھر رہے تھے۔ اس کے بعد ۱۹۳۱ء اور پھر ۱۹۶۹ء میں ترقی یافتہ فوٹو گرافی کی مدد سے فوٹو لئے گئے۔ اونچی طاقت کے لینز (LENSE) اور تیز روشنیاں استعمال کی گئیں۔ ۱۹۷۵ء میں ان تصویروں کو اسی ٹیکنیک سے نمایاں کیا گیا۔ جو مریخ کی تصویروں کو اجاگر کرنے کے لئے بروئے کار لائی گئی کفن کی ان تصاویر سے یہ امر بالکل واضح ہے کہ اس چادر میں پڑا ہوا شخص مرا نہیں تھا بلکہ زندہ تھا اور دل۔ عروق بدن کو خون تازہ مہیا کر رہا تھا۔ خون کی دھاریں براہ راست زخموں سے بہہ بہہ کر مختلف زاویے بناتی ہیں اور کفن میں مرتسم نظر آتی ہیں گویا بلڈ پریشر پورے طور پر بحال تھا۔ کفن کو گویا طور پر پانچویں انجیل کا نام دیا گیا۔ اب اس کفن میں سے دو ٹکڑے کاٹ لئے گئے ہیں۔

مئی ۱۹۷۸ء میں "ہولی شراؤڈ گلڈ" نیویارک کے تحت ایک بڑے پیمانے پر کانفرنس کا اہتمام ہو رہا ہے۔ یہ کانفرنس شمالی اٹلی میں ٹورین کے شہر میں ہو گی۔ جہاں کفن ایک گرجا میں محفوظ ہے۔ اس کانفرنس سے قبل یہ ٹکڑے ماہرین کو دے دیئے جائیں گے۔ وہ اس پر کاربن ۱۴ کا عمل کریں گے جس کی مدد سے اس کپڑے کی عمر کی تعیین ہو جاتی ہے۔ یہ اتنا سنسنی خیز تجربہ ہے کہ وہ ماہر جس نے یہ تجربہ کرنا ہے اس نے اخباری کانفرنس میں بیان دیا ہے:۔

"اس کفن کی اصلیت کے دو ٹوک فیصلہ کا وقت آ گیا ہے "ہاں" یا "نہ" کے نتائج بڑے ہولناک اور مہیب ہوں گے۔"

انہوں نے اخباری نمائندوں کو مسکراتے ہوئے کہا:۔

"آپ کے سوالوں سے جان چھڑانے کے لئے ایک صورت یہ بھی ہے کہ ٹسٹ کے نتائج حاصل کرنے اور گلڈ کے سپرد کرنے کے بعد میں اپنی جان سے ہاتھ دھو لوں تاکہ قبل از وقت انتشار نہ ہو۔"

(LEISURE, CANADA. 29 APRIL, 1977.)

بہر حال جس تحقیق کا آغاز ۱۸۹۸ء میں ہوا۔ وہ ۱۹۷۸ء میں پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ ۸۰ سال میں حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں اور اب ان کی توثیق باقی ہے

کفن مسیح پر ایک جرمن سکالر ڈاکٹر کرٹ برنا (KURT BERNA) مستند سمجھے جاتے ہیں۔ جرمنی میں ان کی کتاب کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ "جان ریبان" کے قلمی نام سے ان کی ایک کتاب "INQUEST ON JESUS CHRIST." کے نام سے شائع ہوئی ہے یہ جرمنی زبان سے ترجمہ ہو کر انگریزی میں شائع ہوئی ہے

۱۹۷۵ء میں اضافات کے ساتھ کتاب کا ایڈیشن شائع ہوا نام ہے:۔

CHRIST DID NOT PERISH ON THE CROSS

اس کتاب میں مصنف نے ثابت یہ کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے بچ نکلے گئے۔ وہ زندہ درگور تھے۔ مرے نہیں تھے۔ کفن کا ہر نقش پکار رہا ہے جو کہ تعداد میں ۲۸ ہیں کہ فرستادۂ خدا کا دل عروق بدن کو خون دے رہا تھا اور الیا سکیول نہ ہوتا جبکہ رو سے انجیل برچھی مارنے پر خون اور پانی بہہ نکلا جو کہ زندگی کا واضح ثبوت ہے پھر انجیل کی رو سے مقدر یہ تھا کہ یونس نبی کا نشان دکھایا جائے۔ جس طرح یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ گئے۔ گہری بے ہوشی میں ڈوبے رہے۔ زندہ اگل دیئے گئے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام زمین کے پیٹ میں زندہ داخل ہوئے اور زندہ واپس آ گئے۔

کتاب مذکور میں ہے کہ عہد عتیق کی پیشگوئیوں کا بھی یہی منشاء ہے کہ آنے والا مسیحا موت سے بچا لیا جائے گا اسے ہلاک کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ لیکن معجزانہ طریق پر خدا تعالیٰ اسے موت کے منہ سے بچا لیگا خصوصاً یسعیاہ نبی کی پیشگوئی جو کہ باب ۵۳ میں درج ہے جس کا اصل متن وادی قمران کے غاروں سے بھی دستیاب ہو چکا ہے یہی ہے کہ آنے والا موعود موت سے بچایا جائے گا۔

"جان ریبان" کی اس کتاب کا ایک اقتباس پیش کر رہا ہوں۔ لکھا ہے

"سائنٹیفک انکشافات اور ماضی کے چند عشروں میں کی گئی تحقیق کے نتائج اور اس طرح خود کفن کی منہ بولتی شہادت کے غیر مبہم اور ناقابل تردید ثبوت آج منظر عام پر آ چکے ہیں اور یہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ لوگ جو کہ اپنی تقریروں تحریروں میں آج تک یہ کہتے رہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہو گئے ہیں انہوں نے نہ سچی بات کہی اور نہ سچی بات لکھی ہے۔ ہر چند کہ وہ قابل درگذر ہیں۔ کیونکہ اصل حقائق سے واقف نہیں تھے۔ لیکن آئندہ کے لئے جو لوگ یہ کہیں گے یا لکھیں گے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہو گئے وہ جان بوجھ کر اصل حقائق کو مسخ کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ ان کے علم میں یہ بات آ چکی ہے اور کفن ان کو بتا چکا کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔" (صفحہ ۹۶)

(باقی)

○

ماہنامہ خالد ربوہ

خریداران اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ "خالد" ماہ جنوری ۱۹۷۸ء مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۸ء کو سپرد ڈاک کیا گیا ہے۔

جن خریداران کو مورخہ ۳۱ جنوری تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر "خالد" ربوہ)

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

قسط نمبر ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات جو زیر تعمیر ہے کی چندہ دہندگان کی اگلی فہرست شائع کی جارہی ہے۔ تمام لجنات اس طرف توجہ دیں اور کوشش کریں کہ جلد سے جلد یہ چندہ پورا ہو اور مہمان خانہ مکمل ہو، تا جلسہ سالانہ کے موقع پر آنے والی بہنوں کو تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱	مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	ملتان	۵۰ـــ۰۰
۲	" مجیدہ بیگم صاحبہ بنت " " "	"	۵۰ـــ۰۰
۳	" امۃ النصیر محمد امین صاحبہ	"	۱۰ـــ۰۰
۴	" حنیفہ بیگم اہلیہ شریف احمد صاحب	"	۱۵ـــ۰۰
۵	" شمیم لطیف صاحبہ	"	۱۰ـــ۰۰
۶	" نذیرہ بی بی اہلیہ محمد صدیق صاحب	"	۱۰ـــ۰۰
۷	" امۃ الوہاب صاحبہ	"	۱۰ـــ۰۰
۸	" رشیدہ جمیل صاحبہ	"	۱۰ـــ۰۰
۹	" غلام فاطمہ صاحبہ	"	۱۰ـــ۰۰
۱۰	" سعیدہ بیگم اہلیہ عبدالمجید خان صاحب	"	۲۰ـــ۰۰
۱۱	" شمیم ہاشمی صاحبہ	"	۱۰ـــ۰۰
۱۲	" امۃ الحی بشریٰ صاحبہ اہلیہ عبدالغفور خان صاحب	"	۲۰ـــ۰۰
۱۳	" فاطمہ بیگم صاحبہ	"	۲۰ـــ۰۰
۱۴	" لجنہ اماء اللہ	"	۱۷ـــ۰۰
۱۵	" شریفاں بی بی صاحبہ	ڈسکہ سیالکوٹ	۱۰ـــ۰۰
۱۶	" بشریٰ منور صاحبہ	" "	۱۰ـــ۰۰
۱۷	" فاطمہ اہلیہ محمد علی ساہی صاحب	" "	۱۰ـــ۰۰
۱۸	مکرم نذیر احمد صاحب	" "	۱۰ـــ۰۰
۱۹	مکرمہ صوفیہ اقبال اہلیہ شریف احمد صاحب	" "	۲۰ـــ۰۰
۲۰	" رشیدہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب	" "	۵۰ـــ۰۰
۲۱	" محمودہ بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب صراف	" "	۱۰ـــ۰۰
۲۲	لجنہ اماء اللہ	" "	۶۰ـــ۰۰
۲۳	" "	ڈیرہ اسماعیل خان	۴۰ـــ۰۰
۲۴	" "	خوشاب	۲۶ـــ۵۰
۲۵	" "	میادی نانو	۹۰ـــ۰۰
۲۶	مکرمہ ناصیہ اعجاز صاحبہ	گلبرگ - لاہور	۱۵۰ـــ۰۰
۲۷	" اہلیہ صاحبہ ضیاء القدوس صاحب	" "	۱۰۰ـــ۰۰
۲۸	" طیبہ مشتاق صاحبہ	" "	۱۰۰ـــ۰۰
۲۹	" اصغری علی بخش صاحبہ	" "	۱۵۰ـــ۰۰
۳۰	" اہلیہ صاحبہ لئیق احمد صاحب	" "	۲۰ـــ۰۰
۳۱	" شمیم حامد صاحبہ	" "	۳۰ـــ۰۰
۳۲	" اہلیہ صاحبہ سعید صاحب	" "	۲۵ـــ۰۰
۳۳	" " فاروق صاحب	" "	۲۵ـــ۰۰
۳۴	" کنیز بیگم صاحبہ	دنیاپور - ملتان	۱۰ـــ۰۰
۳۵	" امۃ القیوم صاحبہ	" "	۱۰ـــ۰۰
۳۶	" منصورہ وسیم صاحبہ	" "	۱۰ـــ۰۰
۳۷	" رضیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ لودھراں	"	۹۹ـــ۰۰
۳۸	لجنہ اماء اللہ	سانگلہ ہل	۱۶ـــ۰۰
۳۹	مکرمہ امۃ الحبیب صاحبہ	نوشہرہ چھاؤنی	۱۰ـــ۰۰
۴۰	" اہلیہ صاحبہ عبدالکریم صاحب	اوکاڑہ	۲۵ـــ۰۰
۴۱	" بیگم صاحبہ مرزا ادریس احمد صاحب	جہلم	۱۰۰ـــ۰۰
۴۲	لجنہ اماء اللہ	فیکٹری ایریا ربوہ	۶۷ـــ۰۰
۴۳	لجنہ اماء اللہ	گولیکی - گجرات	۱۵ـــ۰۰
۴۴	" "	پنڈ بیگووال - راولپنڈی	۱۰۵ـــ۰۰
۴۵	" "	شریف آباد - سندھ	۵۲۵ـــ۰۰
۴۶	مکرمہ رقیہ عشرت صاحبہ	ملتان	۲۵ـــ۰۰
۴۷	" زکیہ افضل صاحبہ	"	۲۵ـــ۰۰
۴۸	" حنیفہ بیگم اہلیہ شریف احمد صاحب	"	۱۰ـــ۰۰
۴۹	لجنہ اماء اللہ	بستی جمالوالہ کھاکھی "	۴۸ـــ۰۰
۵۰	مکرمہ عذرا پروین صاحبہ اہلیہ محمد شکراللہ صاحب	جاوید دارالیمن۲ ربوہ	۱۰ـــ۰۰
۵۱	" رشیدہ افتخار صاحبہ	فیکٹری ایریا۲ "	۲۰ـــ۰۰
۵۲	لجنہ اماء اللہ	" " "	۳۹ـــ۰۰
۵۳	مکرمہ ثریا شاہد اہلیہ ڈاکٹر سلطان محمود شاہد	دارالرحمت وسطی۱ "	۵۰ـــ۰۰
۵۴	" عائشہ اہلیہ عبدالمنان صاحب	" " "	۵۰ـــ۰۰
۵۵	" بشریٰ منور صاحبہ	" " "	۳۰ـــ۰۰
۵۶	" ناصرہ اہلیہ عبدالستار خان صاحب	" " "	۵۰ـــ۰۰
۵۷	" شمیم اختر اہلیہ محمد اشرف صاحب	" " "	۱۰ـــ۰۰
۵۸	" امۃ القدوس شاہدہ صاحبہ	باب الابواب "	۱۰ـــ۰۰
۵۹	لجنہ اماء اللہ	" "	۱۶ـــ۰۰
۶۰	مکرمہ اہلیہ صاحبہ بشیر احمد شاہ صاحب	دارالنصر شرقی "	۵۰ـــ۰۰
۶۱	" الٰہی نور صاحبہ اہلیہ عبداللطیف بہاولپوری صاحب مرحوم	دارالرحمت غربی الف "	۲۵ـــ۰۰
۶۲	لجنہ اماء اللہ	" " "	۱۰ـــ۰۰
۶۳	مکرمہ فاطمہ بیگم اہلیہ محمد احمد جلیل صاحب	دارالبرکات "	۱۰ـــ۰۰
۶۴	" سکینہ بیگم اہلیہ راجہ غلام احمد صاحب	" "	۵۰ـــ۰۰
۶۵	" بیگم صاحبہ مرزا مغفور احمد صاحب	دارالصدر شمالی "	۵۰ـــ۰۰
۶۶	" اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب	" " "	۲۰ـــ۰۰
۶۷	" " ظفر حسن صاحب کھوکھر	" "	۱۵ـــ۰۰
۶۸	لجنہ اماء اللہ	" "	۱۰ـــ۰۰
۶۹	مکرمہ فہمیدہ اکرام صاحبہ	دارالصدر غربی الف "	۱۰ـــ۰۰
۷۰	" نعیم اختر صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب	" " " "	۱۵ـــ۰۰
۷۱	" روبینہ یاسمین صاحبہ بنت	" " " "	۱۵ـــ۰۰
۷۲	لجنہ اماء اللہ	" " "	۱۲ـــ۰۰
۷۳	مکرمہ فرحت باسط صاحبہ اہلیہ میجر باسط احمد صاحب	سیالکوٹ	۱۰۰ـــ۰۰
۷۴	" حسین بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ محمد یوسف ملک صاحب	"	۲۰۰ـــ۰۰
۷۵	" امۃ الحی بشریٰ بنت	" " "	۱۰۰ـــ۰۰
۷۶	" امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ	" " "	۱۰۰ـــ۰۰
۷۷	" عاصمہ ملک صاحبہ	"	۳۰ـــ۰۰
۷۸	" اہلیہ صاحبہ میجر طیب ظہور بٹ صاحب	"	۳۰ـــ۰۰
۷۹	لجنہ اماء اللہ	سرگودھا	۹۰ـــ۰۰
	میزان		۴۴۷۵ـــ۵۰
	سابقہ وصولی		۱۴۰۱۹۵ـــ۰۰
	کل وصولی ۲۰-۱ تک		۱۴۴۶۷۰ـــ۰۰

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے پوتے عزیز محمد احسن کو عرصہ سے بخار آرہا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحتیابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شیخ محمد منیر ریلوے روڈ۔ دنیا پور)

۲۔ خاکسار کے تایا زاد بھائی مکرم عبدالکریم صاحب آف نوانکوٹ ضلع شیخوپورہ حال ربوہ جلسہ سالانہ کے بعد سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بخار کسی وقت بھی نہیں اترتا۔ قارئین انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

۳۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ ہر قسم کی کمزوریاں دور فرمائے۔ صحت و تندرستی سے رکھے۔ آمین

(عبدالرحمٰن صدر حلقہ ۱۵۷۔ جی۔ ٹی روڈ۔ باغبانپورہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غضبِ الٰہی کی آگ کو بجھانے والا پانی

حدیث شریف میں آتا ہے الصدقۃ تطفئ غضب الرّب صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہزاروں انبیاء اور اولیاء اِس امر پر شاہد ہیں کہ دعا اور صدقہ سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں نیز یہ کہ صدقات انسانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

مرکز میں صدقہ فنڈ قائم ہے احباب اِس فنڈ میں صدقات کی رقوم بھجوا کر ممنون فرماویں۔ بعض دوست غلطی سے سمجھ لیتے ہیں کہ صدقہ دُکھ اور مصیبت کے وقت ہی دیا جاتا ہے حالانکہ ہر قسم کی آمد میں سے صدقہ ادا کرنے سے برکت ملتی ہے۔ دینی اور دنیوی امور میں کامیابی اور مصائب سے حفاظت کے لئے بھی صدقہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نازل شدہ آفات سے بچاؤ کے لئے۔

مرکز میں ارسال کردہ صدقات کی رقوم امامِ وقت کی منشاءِ مبارک اور نظام کے ماتحت تقسیم کی جاتی ہیں اور یہ امر زیادہ ثواب اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔

(ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے بڑے بھتیجے مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب (آڑھت محمد ابراہیم اینڈ سنز مال روڈ لاہور) حال مقیم مانٹریال (کینیڈا) مورخہ ۴/۱/۷۸ کو طویل علالت کے بعد بقضاءِ الٰہی وفات پا کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے، انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۲/۱/۷۸ کو مقبرہ بہشتی قادیان میں تدفین کے لئے پہنچا تھا۔ اس سے پہلے میری بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ کے جنازہ کی تدفین بھی وہیں ہوئی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اُس نے ایسے سامان مہیّا فرمائے کہ ہر دو میاں بیوی کا جنازہ قادیان بغرضِ تدفین بھجوایا جا سکا۔

مرحوم کے بیٹے مکرم چوہدری محمد عثمان صاحب جو کہ پاکستان آئے ہوئے تھے اپنے والد محترم کی شدید علالت کی خبر پا کر مورخہ ۲/۱/۷۸ مانٹریال (کینیڈا) کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے تھے جہاں سے انہوں نے اپنے والد کی میت کی قادیان روانگی کے انتظامات کئے۔ انہوں نے اپنے والد مرحوم اور والدہ مرحومہ کی خدمت کی وافر توفیق پائی دیگر بھائی بہنوں نے بھی مقدور بھر حقِ خدمت ادا کیا۔

مرحوم حضرت میاں گوہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند تھے۔ احمدیت سے محبت اور اخلاص ورثہ میں ملے تھے۔ ۵۰ سال تک جماعت راج گڑھ لاہور کے صدر رہے۔ پنجوقتہ نماز کی ادائیگی کا انتظام اپنے گھر کے ہی ایک حصّے میں کر رکھا تھا جہاں حلقہ کے احباب جماعت باجماعت نماز ادا کرتے اور گاہ بگاہ علماءِ سلسلہ سے دینی تربیت بھی حاصل کرتے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے آٹھ لڑکے تین لڑکیاں اور بیسیوں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں اور سب ہی بفضلہٖ تعالیٰ احمدیت کے مخلص خادم ہیں۔ ایک فرزند عزیزم چوہدری محمد احمد صاحب جماعتِ احمدیہ کے سیکرٹری مال ہیں اور دو داماد مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اور مکرم برکات الٰہی صاحب جنجوعہ بالترتیب جماعتِ احمدیہ اٹاوہ اور جماعتِ احمدیہ مانٹریال کے صدر ہیں۔ چھ لڑکے اور دو لڑکیاں اِس وقت کینیڈا میں مقیم ہیں اور دو لڑکے انگلستان میں رہائش پذیر ہیں۔

مرحوم نہایت صابر و شاکر انسان تھے اپنے بیٹے عزیزم محمد سلیمان مظفر جو کہ پاکستان ایئر فورس میں فلائٹ لیفٹیننٹ تھے کی شہادت پر (جو کہ ۱۹۶۶ء میں ایک ہوائی حادثہ کے دوران ہوئی) کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔ اسی طرح جون ۱۹۷۴ء میں بعض شر پسندوں کی طرف سے مکان اور دیگر املاک کو نقصان پہنچائے جانے پر انتہائی صبر اور بُردباری کا نمونہ دکھایا۔ ہومیو پیتھی علاج کا مطالعہ کرنے کے بعد اہلِ محلہ اور غرباء و مساکین کا علاج مفت کرتے اور ان کی شفایابی پر انتہائی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے۔

احبابِ جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کی اولاد اور دیگر اقارب کو ان کے نیک نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(چوہدری) محمد یوسف ۱۰۔ لیاقت علی پارک بیڈن روڈ۔ لاہور

لجنہ اماء اللہ دار الصدر شرقی کا نیک نمونہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کی قربانیوں میں ایک قربانی تعمیر مساجد کے لئے بھی رکھی ہوئی ہے جس میں خوشی اور غم ہر موقع پر حصّہ لینا ثوابِ دارین کا موجب ہوتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں دفتر ہذا کو محترمہ بیگم صاحبہ مولانا عبد المالک خان صاحب نے اپنی لجنہ اماء اللہ دار الصدر شرقی جس کی وہ صدر ہیں کی طرف سے -/۶۰ روپے تعمیر مساجد کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ اس خوشی میں کہ ان کی لجنہ اماء اللہ متعدد سالوں سے اوّل قرار دی جاتی ہے۔ قبل ازیں بھی اِس قسم کے خوشی کے مواقع پر محترمہ موصوفہ تعمیر مساجد کے کارِ خیر میں حصّہ لیتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے حلقہ کی جملہ بہنوں کو حسناتِ دارین سے نوازے اور جملہ لجنات کو بھی توفیق بخشے کہ وہ ایسے مواقع پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مقرر فرمودہ قربانیوں کو پیشِ نظر رکھا کریں اور اشاعتِ اسلام کے کام میں مردوں کے دوش بدوش خدمات بجا لاتی رہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کی عہدیداران متوجّہ ہوں

خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے اکیسویں سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ شہر، قصبات اور دیہات کی سیکرٹریان ناصرات پوری توجہ اور کوشش سے وقفِ جدید کے چندہ کے وعدے اور چندہ بحساب پچاس پیسے فی ممبر یا چھ روپے سالانہ کے حساب سے وصول کریں۔ بحالتِ مجبوری گھر کے کئی بچے مل کر آٹھ آنے ماہوار اور مالی وسعت کی صورت میں ۵۰ پیسے فی ممبر سے زیادہ طوعی طور پر دیں۔ چندہ مذکورہ مرکز کو بھیجتے ہوئے ناصرات کے چندہ کی رقم کی وضاحت شعبہ ناصرات لکھ کر کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اِمتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل

(۱) اِس سے قبل امتحان کی تاریخ ۱۷ مارچ مقرر کی گئی تھی اور اس کا اعلان شائع ہو چکا ہے لیکن اس تاریخ کو مجلس مشاورت شروع ہو گی اس لئے اب امتحان کی تاریخ ۲۴ مارچ مقرر کی جاتی ہے۔ زعماء / زعماء اعلیٰ نوٹ فرما لیں۔

(۲) کتاب "لیکچر لدھیانہ" الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ سے براہ راست دو روپیہ فی نسخہ کے حساب سے طلب کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے مہمان کی گمشدہ نقدی

جلسہ سالانہ کے موقع پر راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے ایک دوست جن کا قیام خیمہ جات عقب خلافت لائبریری میں تھا مورخہ ۲۵/۱۲ کو بوقت شام مبلغ -/۸۵۰ روپے (جو ایک لفافہ میں تھے) اُن سے گر گئے تھے۔ اگر جلسہ سالانہ کے کسی دوست کے علم میں یہ گمشدہ نقدی آئی ہو تو براہِ مہربانی دفتر جلسہ سالانہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ اُسے متعلقہ صاحب تک پہنچایا جا سکے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

غذا جزوِ بدن

بنانے، بکثرت خون پیدا کرنے اور ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھانے والی دوا "پیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے۔

قیمت -/۵۰۔۷ ڈاک سے -/۱۰

(منگوانے کا پتہ) شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار۔ ربوہ

فون ۵۲۱

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴